نورانی قاعدہ

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوی

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، نندربار، مہاراشٹر

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

مکمّل

نورانی قاعدہ

جس کو اوّلاً مولوی نور محمد صاحب لدھیانوی نے مرتب کیا تھا۔
اب اس کو بڑے اہتمام کے ساتھ کثیر صرفہ کر کے مجلس دعوۃ الحق ہردوئی
نے قدیم نسخہ کی مطابقت کے بعد اور بہت سے مفید اضافوں کے ساتھ
دوبارہ مرتب کر کے شائع کیا۔

ہر قسم کے قرآن کریم اور دینی و درسی کتب ملنے کا پتا:

الامین کتابستان دیوبند
Ph.01336-221212 M.09412680528,09027755527

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد:-

یہ ناکارہ عرض کرتا ہے کہ ایک عرصہ سے مختلف مطابع کے نورانی قاعدوں میں طباعت کی کوتاہیوں سے اور بچوں اور معلمین کو پڑھنے پڑھانے میں پریشانی لاحق ہونے سے فکر اور تلاش تھی کہ اس قاعدہ کا کوئی قدیم نسخہ مل جاتا جس سے مطابقت کی جاتی اور موجودہ دشواریوں کا حل نکالا جاتا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ جدوجہد کرنے پر ترمیم شدہ قدیم نسخہ مطبوعہ پرنٹنگ ورکس لاہور کا ۱۳۱۵ھ کا چھپا ہوا مل گیا جس سے مطابقت کرنے پر ظاہر ہوا کہ آج کل کے نورانی قاعدے اس کے خلاف ہیں۔ اس ترمیم شدہ قدیم نسخہ کو سامنے رکھ کر متفرق مقامات میں خدامِ مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی نے مفید اضافے بھی اپنے تجربہ سے کئے۔ اس لئے اس کا نام مکمل نورانی قاعدہ تجویز کیا۔

اس کے بعد جناب حکیم قاری افسر پاشا صاحب نے کچھ مشورے دئے جن کو سامنے رکھکر اساتذۂ کرام وذمہ داران مدرسہ فیض العلوم نے ضروری ترمیمات کے ساتھ قاعدہ کو مرتب کرکے ہردوئی بھیجا۔ یہاں اشرف المدارس کے اساتذۂ کرام درجہ حفظ وناظرہ نے اس پر نظرِ ثانی کی اور کچھ ترمیمات بھی نیز کچھ مشورے بھی دئے جس کو آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

اور گزارش ہے جو مشورہ یا ترمیم کسی صاحب کے نزدیک مناسب معلوم ہو اس سے مطلع فرمائیں۔ اب بجائے الگ الگ دو حصوں کے یکجا مع طریقہ تعلیم شائع کیا جارہا ہے۔

جزاھم اللہ تعالیٰ

ابرار الحق عفی عنہ
شب ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ
بعد ترمیم واضافہ یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

ضروری گزارش

اہم ہدایات و طریقۂ تعلیم

نورانی قاعدہ ماہرینِ فن کی نظر میں نہایت جامع اور بابرکت ثابت ہوا ہے۔ بچہ کی عمر، ذہن اور فرصت کے لحاظ سے سبق کی مقدار کم وبیش رکھی جائے۔ بچہ کی ابتدائی تعلیم اگر خراب رہی اور استعداد اچھی نہ ہوئی تو اس کا آگے چلنا مشکل ہے۔ بچہ بے اصولی کی وجہ سے بدشوق نہ ہونے پائے۔ تعلیم کے وقت کوئی دوسرا کام نہ کریں، کیونکہ اس سے بچوں میں انتشار شور وشغب اور بدشوقی ہوتی ہے۔ معلمین کم از کم اس قاعدہ میں درج کی ہوئی ہدایات کے ماہر ہوں۔ کوئی دوسرا مشغلہ نہ رکھیں۔ جس بات کی تعمیل نہ ہوسکتی ہو یا آپ نہ کرا سکتے ہوں اس کو زبان سے ہی نہ نکالیں کیوں کہ اس سے بچے نافرمان بن جاتے ہیں اور زیادہ مار پیٹ اور بہت ڈانٹ ڈپٹ سے بچے نڈر ہو جاتے ہیں۔ صرف نظر کی تیزی اور معمولی ڈانٹ سے کام لینے کی کوشش کریں۔ پھر بھی باز نہ آئے تو غصہ کے وقت نہیں بلکہ سوچ کر دوسرے وقت زیادہ زور سے اور بے جگہ نہ ماریں اور سزا کے بعد دوسرے وقت شفقت سے سمجھا بھی دیں کہ ایسا نہیں کیا کرتے۔ حروف اور ہندسے سیاہ تختہ پر بنا بنا کر دکھائیں۔ درس گاہ میں مفرد جلی حروف اور مرکب جلی حروف بھی ہوں۔ بچہ کے پاس سلیٹ قلم اور کاپی رہے۔ اس طرح پڑھانے سے بچوں کی طبیعت پر بوجھ نہیں پڑتا۔ پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ تعلیم سے پہلے متعلقہ ہدایات کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں تاکہ سزا اور خفگی کی نوبت نہ آئے۔ صرف شاباش کہہ دینا ہی کافی ہو جائے گا اسی طرح معلمین دیانت دار اور متحمل مزاج بھی ہوں۔ خود غرض اور ترش رو نہ ہوں ورنہ بچہ کی عمر اور آپ کی محنت ضائع ہو جائے گی نیز محنت و دل سوزی سے بچوں کو پڑھائیں۔ عمر کی پونجی ضائع ہونے سے بچائیں۔ عمر کا ضائع کرنا جرم عظیم ہے اور سرپرستوں کو بھی چاہیے کہ اپنے بچہ کی تعلیم کی جانچ ہفتہ عشرہ میں خود بھی کر لیا کریں۔

ہدایات برائے معلمین کرام

① بچوں کو شروع ہی سے آدابِ اسلامی سکھائیں تاکہ معصوم ذہنوں میں صحیح اسلامی تعلیم کا نقش بیٹھے اور ان کی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھل سکے۔

② ہر وقت کی دعائیں مثلاً سونے جاگنے، مسجد جانے و نکلنے، بیت الخلاء جانے و نکلنے کی سنتیں یاد کرائی جائیں۔ ایسے ہی نماز اور وضو کی سنتیں، فرائض وضو، مستحبات و مکروہاتِ وضو، واجباتِ نماز، مکروہاتِ نماز وغیرہ شروع ہی سے یاد کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

③ علم کا ادب، کتابوں کا ادب، کاغذ کا ادب غرضیکہ علم اور متعلقات علم کے آداب بھی بچوں کو ذہن نشیں کرائے جائیں بلکہ اس پر عمل کی بھی برابر ہدایت کی جائے تاکہ علم کی عظمت ان کے قلوب میں بیٹھے۔

④ قرآن مجید اور پاروں کے ادب میں کوتاہی پر تنبیہ بھی کی جائے۔

تلاوت کے تین اہم فائدے

① دل کا زنگ دور ہوتا ہے ——— حدیث

② اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ ——— مضمون حدیث

③ ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں بلا سمجھے پڑھنے پر بھی۔ ——— حدیث

اگر کوئی یہ کہے کہ بلا سمجھے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں تو وہ بد دین ہے یا جاہل یا دونوں باتیں ہیں۔

تلاوت کے دو اہم آداب

① پڑھنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے سناؤ کیسا پڑھتے ہو۔

② سننے والا دل میں یہ خیال کرے کہ احکم الحاکمین اور محسن اعظم کا کلام پاک پڑھا جا رہا ہے اس لئے نہایت عظمت و محبت کے ساتھ سننا چاہئے۔

ھِدَایَات

ہدایت تختی نمبر (۱) (مُفرَدَات) الگ الگ حروف کا نام ہے۔ کل ۲۹ حروف ہیں۔ جو تمام تعلیم کی بنیاد اور جڑ ہیں۔ نرمی اور محبت کے ساتھ بچہ کو بالمقابل بٹھلا کر بسم اللہ پڑھا کر پھر دعا پڑھائیں اور بتلائیں کہ ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ الخ پڑھا کریں۔ اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی ایک ایک حرف پر رکھوا کر تھوڑا تھوڑا سبق پڑھایا کریں ۔

(۲) حرفوں کے نام صحت کے ساتھ اس طرح یاد کرائیں۔ اَلِفْ، بَا، تَا، ثَا، جِیْمْ، حَا، خَا، دَالْ، ذَالْ، رَا، زَا، سِیْنْ، شِیْنْ، صَادْ، ضَادْ، طَا، ظَا، عَیْنْ، غَیْنْ، فَا، قَافْ، کَافْ، لَامْ، مِیْمْ، نُوْنْ، وَاوْ، هَا، هَمْزَهْ، یَا، یَا (۳) پہلے دن پہلی سطر کے چار حروف ا ب ت ث پڑھائیں اور نقطوں کا نام تین تک گنتی کے ساتھ یاد کرائیں۔ اچھی طرح سمجھا دیں کہ ب ت ث تینوں کی ایک ہی شکل ہے۔ صرف نقطوں سے اِن کی پہچان ہوتی ہے۔ نیچے ایک نقطہ ہو تو ب ہے اوپر دو نقطے ہوں تو ت ہے اور تین نقطے اوپر ہوں تو ث ہے۔ اس طرح کے سوالات کرتے رہیں کہ ث کا ایک نقطہ مٹا دیں تو کیا بن جائے گا وغیرہ۔ ایسی مشق کرائیں کہ سوال کرنے سے بچے غلطی نہ کھائیں اور چستی و ہوشیاری سے جھٹ پٹ جواب دیں۔ ایسا پختہ یاد نہ ہو تو آگے نہ پڑھائیں خواہ کئی دن گزر جائیں پھر ان حرفوں کی خوب اچھی طرح پہچان ہونے کے بعد دوسرا سبق ج ح خ پڑھا کر ان کے نقطے بھی اسی طرح سمجھائیں کہ ان تینوں حرفوں کی بھی ایک ہی شکل ہے مگر نقطوں کے فرق سے شناخت ہوتی ہے۔ اسی طریق پر آخر تک تمام تختی ختم کرائیں اَلِفْ کو کھینچ کر پڑھنے نہ دیں۔ با تا جیسے حروف کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں۔ جیم دال جیسے حروف کو زیادہ کھینچ کر پڑھیں (۴) بچہ نے اس تختی کو اول سے آخر تک ترتیب کے ساتھ جب صحیح یاد کر لیا تو ایسے ہی آخر سے اول کی طرف اور اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف سنیں۔ (۵) جلی قلم سے مطبوعہ مفرد حروف کو علٰحدہ علٰحدہ کتر لیں۔ ان کترے ہوئے حرفوں کو ورق کہتے ہیں۔ ان ورقوں کو بلا ترتیب پوچھیں جب اس طور پر بھی ہر طرح سے پکا یاد ہو جائے تو قرآن مجید سے مفرد حروف پوچھیں۔ بچے اگر نہ

بتاسکیں تومت گھبرائیں غصہ نہ کریں۔ وہی حرف قاعدہ میں دکھائیں پھر بھی نہ آئے تو بتائیں۔ پھر پوچھیں پھر بتائیں۔ الغرض حرف شناسی اتنی ہوجائے کہ پوچھنے پر بلاتامل بتادیں۔ یہ امتحان روزمرہ لیا کریں جتنا امتحان لوگے اور جتنی دیر اس میں لگاؤگے کم ہے۔ روزمرہ کے سبق سے اس امتحان کو مقدم سمجھیں بلکہ اس امتحان ہی کو سبق جانیں۔ اگر کسی دن سبق نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مگر امتحان میں ہرگز ناغہ نہ ہو۔ اس ہدایت کو آئندہ کی تمام تختیوں میں یاد رکھیں۔ عقلمند کو اشارہ کافی ہے اور یہی راز ہے خوب سمجھ لیں۔ ⑥ ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکلوائیں تاکہ ث۔ س۔ ص (ت۔ ط) ذ ز ظ ض (ہ ح) ء ع (خ ق) وغیرہ حروف جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان میں بخوبی امتیاز ہو۔ ان حروف کا فرق نہایت اہتمام کرکے سمجھادیں۔ اکثر معلم اس طرف توجہ نہیں کرتے اور طرح طرح کے حیلے بہانے بناتے ہیں مگر آپ ہرگز ایسا نہ کریں۔ حروف کے صفات (پتلی۔ موٹی سیٹی۔ بلندی پستی وغیرہ) کو خوب یاد کرادیں۔ اِن میں سے بعض حروف کے مخارج آسان زبان میں مندرجہ ذیل ہیں۔ بچوں کو روزمرہ کے اسباق کے دوران ان مخارج کو زبانی یاد کرادیں۔

ث ذ ظ ان تینوں حروف کا مخرج ایک ہی ہے مگر صفات کے فرق کی وجہ سے ہر ایک حرف کی آواز الگ الگ ہے۔ مخرج یہ ہے۔ زبان کی نوک کو اگلے اور اوپر کے دو دانتوں کے کنارے سے لگانا یعنی زبان کی نوک کا اوپری حصہ دانتوں کے کنارے سے اس طرح ملے کہ سامنے بیٹھنے والے کو زبان کی ذراسی نوک باہر نظر آئے۔ یہ بھی ذہن نشین کرادیں کہ ثؔ اور ذؔ کی آواز نرم ہوتی ہے اور ظؔ کی آواز بھری ہوئی (منہ بھرا) ہوتی ہے۔

س ص ز زبان کی نوک کو اگلے اور نچلے دو دانتوں کے اوپر سے لگائیں مخرج ایک ہے مگر آواز میں فرق ہے یعنی زؔ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ صؔ کی آواز پُر اور سؔ کی آواز باریک ہوتی ہے اور سیٹی کی آواز تینوں حروف میں ہوتی ہے۔

ت د ط ان تینوں کا مخرج زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر کے دانتوں کی جڑ ہے۔ تؔ پتلی اور طؔ موٹی (پُر) ہوتی ہے

ء ہ ان دونوں کا مخرج حلق کا آخری حصہ ہے جو سینہ کی طرف ہے۔

ع ح یہ دونوں حلق کے درمیان والے حصے سے نکلتے ہیں، حؔ اور ہؔ میں فرق اور ادائیگی کی مشق بھی اچھی طرح کرادیں

غ خ ان کا مخرج ابتداء حلق ہے منہ کی طرف والا حصہ۔

ق ك زبان کی جڑاوپر کے تالو سے لگائیں تو ق نکلتا ہے اور ك کا مخرج ہے زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر

ض زبان کی کروٹ کو اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑ سے لگانا۔ بائیں جانب کی ڈاڑھوں سے آسانی ہے۔ دائیں طرف سے بھی ادا کرنا صحیح ہے۔ اور زبان کی نوک کہیں نہ لگنے پائے۔ آواز ظ کے مشابہ ہوتی ہے۔ مگر بالکل ظ نہو۔

م ن ان دو حرفوں کے ادا کرتے وقت ناک میں آواز نہ جائے۔

یہ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں اور ان ہی سات حرفوں کو حروفِ مستعلیہ کہتے ہیں (پُر پڑھے جانے والے حروف) خ ص ض غ ط ق ظ۔ ع غ (عَیۡن غَیۡن) میں یائے لین مجہول ادا نہ ہوں معروف پڑھے جاویں۔ حروف شناسی کی مشق کے لئے تختۂ سیاہ سے بھی مدد لینا چاہئے۔ ہر سبق کو بچّہ سے لکھوائیں۔ جب تک بچّہ اپنے سبق کو اچھی طرح لکھنے پڑھنے اور سمجھنے پر قادر نہ ہو جائے ہرگز دوسرا سبق شروع نہ کرائیں۔

ہدایت تختی نمبر (۲) مُرکّبات (ملے ہوئے حروف) اکثر حروف جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کی شکلیں بدل جاتی ہیں اور پہچانی نہیں جاتیں اس تختی میں وہ شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ پہلی تختی کی امداد سے الگ الگ حرف کی شکل اور اس کا نام سمجھاتے اور بتاتے اور پوچھتے جائیں اول سے آخر، آخر سے اول، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف یاد کرائیں۔

① واضح ہو کہ ان میں ن ی بھی ب ت ث کے ہم شکل ہو گئے ہیں صرف نقطوں کی تعداد اور اُن کے اوپر نیچے ہونے سے امتیاز ہوتا ہے۔ مثلاً اوپر ایک نقطہ ہو تو ن نیچے ہو تو ب وغیرہ۔ اسی طرح باقی ہم شکل حرفوں کی نقطوں سے پہچان ہوتی ہے۔ کسی حرف کو پہچاننے کے لئے اس کا صرف نقطہ اور اس کا سرا ہی کافی ہے۔ غرضکہ ایک سی صورت والے حروف کے نقطے ردّو بدل کر کے یاد کرائیں مثلاً ب کا نقطہ اگر اوپر رکھ دیں تو کون حرف بن جائے گا؟ اور ت کا نقطہ نیچے لگا دیں تو کون حرف ہوگا؟ ت اور ق میں کیا فرق ہے؟ ش اور ث میں کیا فرق ہے؟ ③ اسی تختی سے طلبہ کو مطالعہ کا ڈھنگ سکھائیں۔ مثلاً پارہ عم کا کوئی صفحہ یا چند سطریں مقرر کر کے طلبہ سے کہیں کہ اس کے تمام حرفوں کو پہچانیں جو حرف نہ پہچانا جائے اسے ان مرکب حرفوں کی شکلوں میں تلاش کریں۔

④ صفحہ ۹ کی آخری سطر کو اس طرح پڑھائیں۔ ہمزہ اصلی شکل میں۔ ہمزہ الف کی شکل میں۔ ہمزہ واو کی شکل میں۔ ہمزہ یا کی شکل میں۔ ⑤ اس تختی میں اتنی مشق ہو جانی چاہئے کہ قرآن مجید کے جس

مقام سے حروف پوچھے جاویں بلا تامل حرفوں کے نام لیتے جاویں مثلاً عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ کو اس طرح بتاسکیں۔ ع۔ م۔ ی۔ ت۔ س۔ ا۔ ء۔ ل۔ و۔ ن جب تک اتنی مشق نہ ہو آگے نہ بڑھائیں اور ایسی استعداد کے لئے اس تختی کی مزید مشق کرادیں بچوں میں اس تختی کے ختم پر اتنی صلاحیت نہ پیدا ہو تو اپنے طریقۂ تعلیم کی کوتاہی جانیں اور حالت درست ہونے تک تختی ۳ شروع نہ کرادیں۔

ہدایت تختی نمبر (۳) معلموں کو لازم ہے کہ قاعدہ کے ختم تک کوشش کرتے رہیں کہ بچے ہر حرف کو اپنے مخرج سے ادا کیا کریں۔ اس تختی میں حرکات کا بیان تین صفحات میں ہر ایک کی مثالوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ تختی شروع کرانے سے پہلے زبر، زیر، پیش کی شناخت کرائیں۔ یہ بھی یاد کرائیں کہ حرکت زبر، زیر، پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر زبر، زیر، پیش ہو اُسے متحرک کہتے ہیں۔ زبر کو فتحہ، زبر والے حروف کو مفتوح۔ زیر کو کسرہ، زیر والے حرف کو مکسور۔ پیش کو ضمہ، پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں۔ جب اِن حرکتوں کو خوب پہچاننے لگیں تب اِن کو ہجوں سے یہ تختی پڑھائیں اس طرح سے (ہمزہ زبر اَ، ہمزہ زیر اِ، ہمزہ پیش اُ) یہ بھی سمجھادیں کہ الف پر کوئی حرکت یعنی زبر۔ زیر۔ پیش وغیرہ نہیں ہوتی جس الف پر زبر۔ زیر۔ پیش ہو اُسے ہمزہ جانو۔ اسی طرح یہ تختی ہجوں سے آخر تک خوب صحت کے ساتھ یاد کرائیں جب ہجوں سے یاد ہوجائے تو رواں پڑھائیں۔ رواں کی خوب مشق کرائیں۔ اوپر سے نیچے کو، نیچے سے اوپر کو بائیں سے دائیں کو پڑھائیں۔ بیچ بیچ میں سے پوچھیں۔ جُدا جُدا ورقوں پر حرکتیں رکھ کر پڑھنے کی مشق کرائیں ہجوں میں پہلے حرف کا نام لیا جاتا ہے پھر حرکت کا۔ ایسی مشق ہوجانے کے بعد الفاظ کو ہجے اور رواں ساتھ ہی ساتھ کرانا چاہئے مثلاً (عین زبر عَ۔ با زبر بَ۔ عَبَ۔ دال زبر دَ۔ عَبَدَ) اب ہر سبق میں ہجے اور رواں دونوں اہم ہیں کہ دونوں میں صاف صاف ادائیگی ہو۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک میں بھی کمی رہی تو آگے سبق نہ دیں۔ رائے مفتوح اور مضموم کو پُر اور مکسور کو باریک پڑھائیں۔ غرضیکہ حرکات ـَـ ـِـ ـُـ کو تھوڑا بھی کھینچنے نہ دیں اور نہ جھٹکا ہونے دیں۔ نیز ہجے اور رواں سوچ سوچ کر اور اٹک اٹک کر سنائے تو یاد میں شمار نہ کیا جائے۔ ہجے اور رواں دونوں کو منہ کھول کر واضح طور پر لہجہ کے ساتھ بچہ زبان سے ادا کرے لہجہ سے بچوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہدایت تختی نمبر (۴) اس تختی میں پہلے حروف مدہ (ا، ی، و) کا بیان الگ الگ تین صفحات میں ہے پھر کھڑا زبر، کھڑی زیر الٹا پیش (جو دراصل حروف مدہ ہی

کی تختیاں ہیں) الگ الگ تین صفحات میں مثالوں کے ساتھ درج ہیں۔ ان چھ کو ایک الف کے برابر کھینچنا چاہیے۔ اس مقدار میں کمی بیشی نہ ہو۔ کمی سے حرف حرکت بن جائیگا اور بیشی سے مد ہو جائے گا ایک الف کی مقدار وہی ہے جو اردو زبان میں ہے جیسے پانی کہ اس میں (پا) کو ایک الف کے برابر کھینچا جاتا ہے اور (نی) کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھتے ہیں اس میں کمی بیشی ہو تو لفظ غلط ہو کر سننے میں ناگوار بھی ہوگا۔ اسی طرح ایسی غلطیوں سے عربی الفاظ بھی غلط ہو جاتے ہیں۔ ان اسباق کے ہجے اس طرح ہوں گے۔ (بَ آ زبر بَا) (بَ وٗ پیش بُوْ) اور بَ کھڑا زبر بَا (ب کھڑی زیر بِی) بَ الٹا پیش بُوْ۔ الفاظ کے ہجے اس طرح ہوں گے مثلاً (زَ الف زبر زَا دال زبر دَ زَادَ) مَ ز بر مَ وَ آ زبر وَا۔ مَوَا۔ زَی زیر زِی۔ مَوَازِیْ۔ نَ پیش نُ۔ مَوَازِیْنُ۔ ہٗ الٹا پیش ہُ۔ مَوَازِیْنُہٗ
ہر تختی کی پہلی سطر یا پہلا لفظ اگر پکا ہو جائے تو ساری تختی بچہ خود بخود نکال لے گا اسی طرح ہر سبق اور ہر تختی میں خلاف ترتیب بچے کا امتحان لیتے رہنا چاہیے مَا۔ مُو۔ مِی اور نَا نُو۔ نِی کے پڑھتے وقت ناک میں آواز نہ جائے یعنی ان کو (ماں۔ موں۔ میں۔ ناں۔ نوں۔ نیں) کی طرح پڑھنا بڑی غلطی ہے۔ یائے مکسور کی ادائیگی ہمزۂ مکسور کی طرح نہ ہو۔ اور واو مضموم کو ہمزۂ مضموم کی طرح نہ پڑھیں۔ مجہول آوازہ یعنی ڈھیلی آواز سے ہر جگہ بچایا جاوے جیسے چور کی وٗ اور شیر کی یا دونوں مجہول ہیں۔ اور نُور کی وٗ۔ اور تیر کی یٖ دونوں معروف ہیں۔ عربی میں سب آوازیں معروف یعنی سخت ہوتی ہیں۔

(باقی ہدایات صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ ہوں)

تختی نمبر ١ مفردات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِکَ نَسْتَعِیْنُ یَا فَتَّاحُ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

ث ثا	ت تا	ب با	ا الف
خ خا	ح حا	ج جیم	
ز زا	ر را	ذ ذال	د دال
ض ضاد	ص صاد	ش شین	س سین
غ غین	ع عین	ظ ظا	ط طا

ف فا	ق قاف	ک کاف	ل لام
م میم	ن نون	و واو	ہ ہا
ء ہمزہ	ی یا	ے یا	نقطوں کی پہچان ب ت ث ت ی

امتحان

ت	ط	ث	س	ش	ص	ح	ہ	خ
ق	ذ	ز	ض	ظ	ا	ع	ن	ب
	ف	غ	ی	ت	م	ل	د	

مرکبات میں ملے ہوئے حروف کی شکلیں

ا ا ـا	ب بـ ـبـ	ت تـ ـتـ ة ـة	ج جـ	د ـد	ع عـ ـعـ	ف فـ ـفـ
ک کـ ـک	ل لـ ـل	م مـ ـمـ	ن نـ ـن	ھ ہ ـہـ ـہ ـھ	ء ئـ ـئـ	ی یـ ـیـ ـی

تختی نمبر ۲ مُرَکَّبات

ا ل

لا جا لا ما لا با

لا لج لا لب لا بلب

ک ک ک

کب کت کا بکت تکث

ب ت ث ن ی

با تا ثا نا یا بس

یس نس تس ثس نج نخ

نخ يح بج بم يم نم

تم ثم بى يى نى تى

ثى نبل تنل بيل يثل ثثل

نبن بنن تين يتن ثثن نين

ج ح خ

حث خب جت تحت يجب

صحب بخت

ة ه ھ

بة يه ته يهب بها بهم

د ذ ر ز

جد خذ جر خز یر تز

ہد کذ فر ہز

س ش ص ض ط ظ

سل شل صب طب ضا

سر شق ضی ظا

ع غ ء

عز غر صع ضغ بعد تغد

ء أ ؤ ئ

ف ق و م

قو فو فقل قفل یف حم

کم م تم تمت

اِمْتِحَان

اياك نستعين ومايدريك

لعله يزكى او يذكر فتنفعه

الذكرى فسيكفيكهم الله قبلتهم

مستقيم بحجارة من سجيل

فجعلهم كعصف مأكول لتنبئن

تختی نمبر ③ حرکات

زبر، زیر، پیش ــَـ ــِـ ــُـ کو حرکات کہتے ہیں۔ زبر، زیر، پیش کو جلدی پڑھیں، تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے، جو الف خالی نہ ہو وہ ہمزہ ہے۔ (زبر ــَـ) زبر کی آواز اوپر کو اٹھتی ہے، آواز اور منہ کھلے ہوتے ہیں

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ
ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ
ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ	كَ	لَ	مَ
	نَ	وَ	هَ	ءَ	يَ	ےَ	

مشق

دَرَسَ	وَدَعَ	عَبَدَ	كَسَبَ
دَخَلَ	بَلَغَ	وَجَدَ	سَجَدَ

۱ ہر تختی میں ہجے اور رواں دونوں کی مشق کرائیں۔

۲ ہجے۔ دَ زبر دَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ رَ۔ زبر رَ۔ دَرَ۔ سَ زبر سَ۔ دَرَسَ۔

زیر

زیر کو معروف پڑھا جاوے اور مجہول آواز سے بچا جائے۔ زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے۔

اِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ	دِ
ذِ	رِ	زِ	سِ	شِ	صِ	ضِ	طِ
ظِ	عِ	غِ	فِ	قِ	كِ	لِ	مِ
	نِ	وِ	هِ	ءِ	يِ	ےِ	

مشق

اِبِلَ	رَدِفَ	حَمِدَ	شَهِدَ
بَخِلَ	سَخِرَ	رَحِمَ	لَعِبَ

طریقہ ہجے۔ ہمزہ زیر اِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ ب زیر بِ۔ اِب۔ لَ زیر لِ۔ اِبِلِ

شَرِبَ	عَمِلَ	بَرِقَ	خَطِفَ
جَزِعَ	سَقِمَ	غَشِيَ	نَسِيَ

پیش ـُـ

پیش کو بھی معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے۔ تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹوں کے کنارے ملتے ہیں اور بیچ کا حصہ کچھ کھلا رہتا ہے۔

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ
ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ
ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ	كُ	لُ	مُ
	نُ	وُ	هُ	ءُ	يُ	ےُ	

مشق

رُسُلُ[۱]	سُدُسُ	فُقِدَ	قُتِلَ
نُكِسَ	كَرُمَ	عُلِمَ	هُدِىَ

۱؎ ہجے۔ رَ پیش رُ۔ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ سَ پیش سُ۔ رُسُ۔ لَ پیش لُ رُسُلُ

صُحُفُ	وُسِعَ	قُدِرَ	نُصِرَ

تختی نمبر ۴ حروفِ مدّہ

حروف مدہ تین ہیں (ا، ی، و) ان کو تھوڑا کھینچکر پڑھیں (ا جس سے پہلے زبر ہو ــ ا)

ءَا	بَا	تَا	ثَا	جَا	حَا	خَا	دَا
ذَا	رَا	زَا	سَا	شَا	صَا	ضَا	طَا
ظَا	عَا	غَا	فَا	قَا	گَا	لَا	مَا
	نَا	وَا	هَا	يَا			

مشق

زَادَ	خَافَ	تَابَ	جَاهَدَ
حَاسَبَ	جُنَاحُ	شَارَبَ	فَرَاغَ

ہجے۔ زَ آ زبر نَا۔ دَ زبر دَ۔ زَادَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔

خَادَعَ	قَاتَلَ	صَابَرَ	تَعَالَ

یْ ـــــ جس پر جزم ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔

اِیْ	بِیْ	تِیْ	ثِیْ	جِیْ	حِیْ	خِیْ	دِیْ
ذِیْ	رِیْ	زِیْ	سِیْ	شِیْ	صِیْ	ضِیْ	طِیْ
ظِیْ	عِیْ	غِیْ	فِیْ	قِیْ	کِیْ	لِیْ	مِیْ
	نِیْ	وِیْ	ھِیْ	ءِیْ	یِیْ		

مشق

دِیْنِیْ	فِیْهِ	اَرِنِیْ	کِتَابِیْ
اُجِیْبُ	یُوَارِیْ	مَفَاتِیْحُ	رَازِقِیْنَ

ہجے۔ دَ یْ زیر دِیْ۔ نَ یْ زیر نِیْ۔ دِیْنِیْ۔

عِبَادِیْ	عَذَابِیْ	تَمَاثِیْلُ	مَقَادِیْرُ
	اَخِیْهِ	بَنِیْهِ	

جزم ـْـ کی پہچان کرائیں، اور بتلائیں جس حرف پر جزم ہو اس کو پچھلے حرف سے ملا کر پڑھیں۔

وْ —— جس پر جزم ہو اور اس سے پہلے پیش ہو۔
تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔

اُوْ	بُوْ	تُوْ	ثُوْ	جُوْ	حُوْ	خُوْ	دُوْ
ذُوْ	رُوْ	زُوْ	سُوْ	شُوْ	صُوْ	ضُوْ	طُوْ
ظُوْ	عُوْ	غُوْ	فُوْ	قُوْ	كُوْ	لُوْ	مُوْ
	نُوْ	وُوْ	هُوْ	ءُوْ	يُوْ		

مشق

نُوْحُ	طُوْرُ	تُوْبُوْٓا	نُوْرُ
قَالُوْٓا	يُوْحِيْ	يٰقَوْمُ	تَكُوْنُ

۱ ہجے۔ نؔ وؔ پیش نُوْ۔ حؔ پیش حُ۔ نُوْحُ۔ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں

مُسْلِمُوْنَ	قَارُوْنَ	دَاخِرُوْنَ	سَبَقُوْنَا
	بَاسِطُوْنَ	رَاجِعُوْنَ	

کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش ٰ ٖ ٗ

ان تینوں کو بھی حروف مدّہ کی طرح تھوڑا کھینچ کر پڑھنا چاہیئے ۔ اٰ (کھڑا زبر برابر ہوتا ہے الف کے جیسے بٰ برابر ہے بَا کے۔

دٰ	خٰ	حٰ	جٰ	ثٰ	تٰ	بٰ	اٰ
طٰ	ضٰ	صٰ	شٰ	سٰ	زٰ	رٰ	ذٰ
مٰ	لٰ	كٰ	قٰ	فٰ	غٰ	عٰ	ظٰ
	ےٰ	یٰ	ءٰ	ہٰ	وٰ	نٰ	

مشق

اٰبَوٰهُ	مٰلِكِ	اٰمَنَ	اٰدَمَ
اِلٰهُنَا	يُصٰلِحُ	غٰوِيْنَ	سَمٰوٰتِ

لہ ہجے۔ ہمزہ کھڑا زبر اٰ۔ دَ زبر دَ، زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ اٰدَ۔ مَ زبر مَ۔ اٰدَمَ۔

ذٰلِكَ	رِسٰلٰتِ	كِتٰبُ	هٰذَا

کھڑی زیر ـــ ٖ

کھڑی زیر ٖ ـــ برابر ہے ی مدہ کے جیسے بٖ برابر ہے بِی کے

اٖ	بٖ	تٖ	ثٖ	جٖ	حٖ	خٖ	دٖ
ذٖ	رٖ	زٖ	سٖ	شٖ	صٖ	ضٖ	طٖ
ظٖ	عٖ	غٖ	فٖ	قٖ	كٖ	لٖ	مٖ
	نٖ	وٖ	هٖ	ءٖ	يٖ	ےٖ	

مشق

اٖلٰفِ[1]	بِهٖ	عِبَادِهٖ	رُسُلِهٖ
نُوْرِهٖ	وَقِيْلِهٖ	هٰذِهٖ	بِكَلِمٰتِهٖ

[1] ہجے۔ ہمزہ کھڑی زیر اٖ۔ لْ کھڑا زبر لٰ۔ اٖلٰ۔ فِ زیر فِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ اٖلٰفِ۔

بِاٰيٰتِهٖ	بِكِتٰبِهٖ	بِيَمِيْنِهٖ	فِيْهٖ

اُلٹا پیش ٗ

الٹا پیش ٗ برابر ہے و مدہ کے جیسے بٗ برابر ہے بُوْ کے

اٗ	بٗ	تٗ	ثٗ	جٗ	حٗ	خٗ	دٗ
ذٗ	رٗ	زٗ	سٗ	شٗ	صٗ	ضٗ	طٗ
ظٗ	عٗ	غٗ	فٗ	قٗ	كٗ	لٗ	مٗ
	نٗ	وٗ	هٗ	ءٗ	یٗ	ےٗ	

مشق

لَهٗ	دَاوٗدَ	رَسُوْلُهٗ	اٰيَاتُهٗ
جُنُوْدُهٗ	تِلَاوَتُهٗ	وَرِثَهٗ	مَوَازِيْنُهٗ

لہ ہجے۔ لَ زبر لَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ ہٗ الٹا پیش ہٗ۔ لَہٗ

جَعَلَهٗ	مَاوٗرِىَ	غَاوٗنَ	قَرِيْنُهٗ

ھدایات

ہدایت تختی نمبر (۵) حروف لین مثلاً قَوْ اور لَیْ کو اس قدر جلد پڑھیں جس قدر قَفْ اور لَسْ کو جلدی پڑھتے ہیں۔ حروف لین کو معروف پڑھیں جیسے اردو میں کَہَیْں کی یا ہے۔ اور بالا مَوْ کا واو۔

ہدایت تختی نمبر (۷، ۸) تنوین کے ہجے۔ (ب دو زبر بًا۔ ب دو زیر بٍ۔ ب دو پیش بٌ) دو زبر جس حرف پر ہو اس کے آخر میں ایک الف لکھا جاتا ہے مگر یہ الف وصل (ملانے) میں نہیں پڑھا جاتا اور نہ ہجے کرنے میں، البتہ وقف میں پڑھا جاتا ہے۔ تختی ۸ کی پہلی سطر کے ہجے۔ (ت دو زبر تًا۔ تَ نْ زبر تَنْ۔ تَنْ تًا) اس طرح تنوین اور نونِ ساکن کو بیک وقت ہجے کر کے پھر اُسی وقت دونوں کو رواں پڑھائیں کہ آواز دونوں کی یکساں ہوتی ہے۔

ہدایت تختی نمبر ۱۱، ۱۲ اس میں قلقلہ کا بیان ہے مثلاً بْ ساکن پڑھنے کے وقت دونوں لب مل کر سختی کے ساتھ علیحدہ ہوں اگر دونوں لب علیحدہ نہ ہوں تو ب کا قلقلہ ادا نہ ہوگا بخلاف مْ ساکن کے کیونکہ اس میں قلقلہ نہیں ہے حالانکہ دونوں حروف لبوں سے نکلتے ہیں جیسے اَبْ لَمْ

ہدایت تختی نمبر ۱۳ ہجے مثلاً اَبَّ کے اس طرح ہوں گے (ہمزہ زبر اَ بْ اَبْ ب زبر بَ۔ اَبَّ) مشدد حرف کی ادائیگی میں دو حرف کے برابر تاخیر اور کچھ سختی ہوتی ہے۔ یّ پر تشدید ہو تو یّ کو خوب ظاہر کر کے پڑھیں، وّ پر تشدید ہو تو پڑھتے وقت ہونٹوں میں گولائی ہو جائے

ہدایت تختی نمبر ۱۴ ۱۔ تشدید والی را پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھیں گے۔ ۲۔ زیر والی رائے مشددہ کو باریک پڑھیں گے جیسے بِرِّ ۳۔ رائے مشددہ پر زبر یا پیش ہو اور اس سے پہلے حرف پر زیر ہو تو را کو شروع سے پُر ہی پڑھیں گے جیسے بِرًّ بِرٌّ۔ ۴۔ رائے مشددہ پر زیر ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو را کو شروع سے باریک ہی پڑھیں گے۔ جیسے شَرِّ بُرِّ ذَرِّ۔ ۵۔ رائے ساکنہ سے پہلے زیر ہو تو اس کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں۔ ۱۔ رائے ساکنہ سے پہلے زیر اصلی ہو، عارضی نہ ہو۔ ۲۔ زیر اور رائے ساکنہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ ۳۔ رائے ساکنہ کے بعد استعلاء

کلمہ میں حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی نہ ہو (یہ سات حروف ہیں خ ص ض غ ط ق ظ ہیں کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے) اگر ان تین شرطوں میں سے ایک بھی نہ ہوگی تو راء پُر ہوگی تفصیل اس قاعدہ کی جمال القرآن لمعہ ۵ میں دیکھیں۔ ۶ رائے ساکنہ سے پہلے اگر یائے ساکنہ ہو تو رائے ساکنہ ہر حال میں باریک ہوگی جیسے قَدِیْرْ۔ خَیْرْ۔ ضَیْرْ۔ ۷ رائے ساکنہ سے پہلے اگر یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہو تو اب تیسرے حرف پر زبر یا پیش ہو تو راء کو پُر پڑھیں گے جیسے وَالْفَجْرْ۔ اُمُوْرْ جبکہ دونوں جگہ وقف کریں، اور اگر تیسرے حرف پر زیر ہو تو راء ساکنہ باریک ہوگی جیسے ذِکْرْ جبکہ وقف کریں۔

ہدایت تختی نمبر ۱۵ قمری و شمسی کلمہ کے شروع میں جو ہمزہ الف کی شکل میں ہے، اگر اُس سے پہلے کوئی کلمہ یا حرف ملے تو وہ ہمزہ نہیں پڑھا جائیگا اور اگر اُسی ہمزہ سے شروع کریں تو اُس کو زبر کے ساتھ ادا کیا جائیگا

ہدایت تختی نمبر ۱۹ مد کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں، پہلی اور دوسری قسم میں دو الف سے چار الف تک مد ہوتا ہے جس کو توسط کہتے ہیں اور تیسری قسم مدِ لازم میں ۳ الف سے ۵ الف تک مد ہوتا ہے جس کو طول کہتے ہیں ۵ الفی طول بہتر ہے۔

مدِ لازم کی دو قسمیں ہیں (۱) کلمی (۲) حرفی، پھر ان دونوں کی بھی دو دو قسمیں ہیں (۱) مثقل (۲) مخفف

مدِ لازم کلمی مثقل جہاں حرفِ مد کے بعد والے حرف پر تشدید ہو اور کلمے میں ہو جیسے دَآبَّةٍ، **مدِ لازم کلمی مخفف** جہاں حرفِ مد کے بعد والے حرف پر سکونِ اصلی ہو اور کلمے میں ہو جیسے آٰلْـٰٔنَ، پورے قرآن میں یہی ایک مثال ہے۔ **مدِ لازم حرفی مثقل** جس حرف کے تلفظ میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو اور حروفِ مقطعات میں سے ہو جیسے الٓمّٓ (الف لَآم مِّیْمْ) میں لام کا مد۔ **مدِ لازم حرفی مخفف** جس حرف کے تلفظ میں حرفِ مد کے بعد ساکن حرف ہو اور حروفِ مقطعات میں سے ہو جیسے قٓ (قَآفْ)، نٓ (نُوْنْ)

مدِ لین لازم حرفِ لین کے بعد سکونِ اصلی ہو جیسے عٓسٓقٓ، کٓهٰيٰعٓصٓ دونوں میں عَيْنْ۔ اور پورے قرآن کریم میں اس کی یہی دو مثالیں ہیں۔ اس میں تین یا پانچ الف والا طول بہتر ہے اور قصر نہایت ضعیف ہے۔

مدِ عارض وقفی حرفِ مد کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو جیسے تُكَذِّبٰنِ ۝ يَعْلَمُوْنَ ۝ نَسْتَعِيْنُ ۝ وغیرہ یہاں تین الفی طول بہتر ہے، پھر توسط جس کی مقدار ۲ الف ہے پھر قصر کا درجہ ہے۔

مدِ لین عارض وقفی حرفِ لین کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو جیسے خَوْفٍ ۝ وَالصَّيْفِ ۝ اس میں قصر بہتر ہے، پھر توسط دو الفی پھر طول تین الفی کا درجہ ہے۔

لہ ہجے اس طرح ہوں گے وَصَ زبر وَصَ۔ صَ فُ کھڑا زبر صَافُ، وَصَافُ اور موْصَافُ فَ کھڑا زبر فَا۔ وَصَافَ۔ تِ زیر تِ وَصَافَتِ۔

ہدایت تختی نمبر (۲۰) طلبہ کو ایک دو کلمے نرمی سے سمجھا دیں تو سمجھ لیں گے طلبہ سے مطالعہ میں رواں نکلوائیں۔ رواں پڑھ کر ہجے اور ہجے رواں پوچھیں اور پارہ عم سے ان کلمات کا امتحان لیتے رہیں۔ طریقہ تعلیم درست ہے تو طلبہ خود بخود پڑھ کر سنا دیں لہ ہجے اس طرح ہوں گے وَ زبر وَ۔ لَ ضَ زبر لَضَ۔ وَلَضَ۔ ضَ آل زبر ضَالُ۔ وَلَضَّالُ اور مد وَلَضَّآلُ لَ یَ زیر لِی۔ وَلَضَّآلِیْ۔ نَ زبر نَ۔ وَلَضَّآلِیْنَ آگے آیت۔ وَلَضَّآلِیْنَ۔ (ہجوں میں پہلے حرف کا نام لیا جاتا ہے پھر حرکت کا۔ اور لفظ کے ختم ہونے تک ہر حرف کے رواں پہلے حرف سے ملاتے رہتے ہیں)

ہدایت تختی نمبر (۲۱) لہ حروفِ مُقَطَّعات کو زبانی یاد کرا دینا موجب برکت ہے: ۲ الٓمٓصٓ اور الٓمٓرٰ میں اس کا خاص خیال رکھیں کہ میم کو کھینچتے وقت دوسری میم میں غنہ نہ ہونے پائے۔ اسی طرح الٓرٰ میں لام کی میم میں بھی غنہ نہ ہونے پائے۔ ۳ عٓیٓنٓ سِیٓنٓ کے نون ساکن میں اخفا کرایا جائے۔ میم مشدد غنہ کے ساتھ ادا ہو۔ ۴ طٰسٓمٓ میں سِیٓنٓ کو بلا نون کے میم میں ملا کر غنہ کے ساتھ اس طرح پڑھائیں طَاسِیٓمْ مِیٓمْ

ہدایت تختی نمبر (۲۴) مثلاً مِنْ رَّبِّكَ کے ہجے۔ (مَ ۔ رَ زیر مِر۔ رَ بَ زبر رَبُ۔ مِرَّبُ۔ بَ زیر بِ۔ مِرَّبِّ۔ كَ زبر كَ۔ مِرَّبِّكَ) رِزْقًا لَّكُمْ کے ہجے۔ (رَ زَ زیر رِز۔ قَ لَ زبر قَلْ۔ رِزْقَلْ۔ لَ زبر لَ۔ رِزْقَلَّ۔ كَ مَ پیش كُمْ۔ رِزْقَلَّكُمْ) مَنْ يَّعْمَلُ کے ہجے (مَ نَ یَ زبر مَنْ غنہ کے ساتھ۔ یَ عَ زبر یَعْ۔ مَنْیَعْ۔ مَ لُ زبر مَلُ۔ مَنْیَعْمَلُ) اِلٰهًا وَّاحِدًا کے ہجے۔ (ہمزہ زیر اِ۔ ل کھڑا زبر لَا۔ اِلَا۔ ہ دو زبر ھَنْوُ۔ اِلٰھَنْوُ اس کے بعد وَاحِدًا کے ہجے ہوں گے۔

ہدایت تختی نمبر ۲۵ لہ کسی حرف پر جزم ہو اور بعد والے حرف پر تشدید ہو تو جزم والے حرف کو نہ پڑھیں گے بلکہ تشدید والے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے جیسے عَبَدْتُّمْ قَدْ تَّبَيَّنَ۔ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔ نون ساکن کے بعد یَ یا وَ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام و غنہ نہ ہوگا بلکہ اظہار کے ساتھ پڑھیں گے جیسے دُنْیَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْیَانٌ۔ پورے قرآن مجید میں اس قاعدے کے یہی چار لفظ ہیں۔ اس کو اظہارِ مطلق کہتے ہیں۔

تختی نمبر ۵ حُرُوفِ لِین

حروفِ لین دو ہیں وْ۔ یْ ① واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو ② یا ساکن سے پہلے زبر ہو، ان دو حرفوں کو نرم آواز کے ساتھ جلدی ادا کریں. حروفِ لین بھی معروف آواز سے پڑھے جاتے ہیں۔

وْ

اَوْ	بَوْ	تَوْ	ثَوْ	جَوْ	حَوْ	خَوْ	دَوْ
ذَوْ	رَوْ	زَوْ	سَوْ	شَوْ	صَوْ	ضَوْ	طَوْ
ظَوْ	عَوْ	غَوْ	فَوْ	قَوْ	كَوْ	لَوْ	مَوْ
	نَوْ	وَوْ	هَوْ	ءَوْ	يَوْ		

مشق

اَوْفِ*	حَوْلَ	صَوْمُ	سَوْفَ
كَوْثَرَ	شَرَوْهُ	يَقَوْمِ	مَوْءُدَةُ

* ہجے: ہمزہ و زبر اَوْ۔ ف زیر فِ۔ اَوْفِ

حرفِ لین۔ آواز معروف ہو۔ نرمی سے جلد ادا کی جائے

یْ

اَیْ	بَیْ	تَیْ	ثَیْ	جَیْ	حَیْ	خَیْ	دَیْ
ذَیْ	رَیْ	زَیْ	سَیْ	شَیْ	صَیْ	ضَیْ	طَیْ
ظَیْ	عَیْ	غَیْ	فَیْ	قَیْ	کَیْ	لَیْ	مَیْ
نَیْ	وَیْ	ھَیْ	ءَیْ	یَیْ			

مَشْق

اَیْنَ*	صَیْفُ	اَبَوَیْهِ	یٰلَیْتَنِیْ
اَوْحَیْتَ	عَیْنَیْنِ	لَارَیْبَ	غَیْرِیْ

بَیْنَ یَدَیْهِ ۞ یُنَادَوْنَ ۞ هَیْهَاتَ

اَوْجَسَ ۞ سُلَیْمٰنُ ۞ فَتَعَالَیْنَ

* ہجے۔ ہمزہ ی زبر اَیْ ۔ ن زبر نَ ۔ اَیْنَ

تختی نمبر ٦ مشق حرکات و حروف مدّہ و حروف لین

بَ بٰ بَا ۞ بِ بٖ بِیْ ۞ بُ بٗ بُوْ

جُوْ جَوْ جِیْ جْ جَیْ

خَلَقَ ۞ اِذَا وَقَبَ ۞ وَاِذَا قُرِئَ

وَكَوَاعِبَ ۞ فِیْ جِیْدِهَا ۞ يَقُوْلُ

فَعَقَرُوْهَا ۞ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا ۞ مَاٰرِبُ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا ۞ وَصَاحِبَتِهٖ ۞ ذٰلِكَ

فَقَالَ ۞ حٰفِظِيْنَ ۞ وَاُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

كَيْفَ فَعَلَ ۞ وَلِيَ دِيْنِ ۞ اَوْحٰى لَهَا

بِمَا يُوْعُوْنَ ۞ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۞

تختی نمبر ۷ تنوین ـًـ ـٍـ ـٌـ

دو زبر ـًـ، دو زیر ـٍـ، دو پیش ـٌـ کو تنوین کہتے ہیں۔

دو زبر ـًـ

اً بًا تًا ثًا جًا حًا خًا دًا ذًا

رًا زًا سًا شًا صًا ضًا طًا ظًا عًا غًا

فًا قًا كًا لًا مًا نًا وًا هًا ءًا يًا

دو زیر ـٍـ

اٍ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ

زٍ سٍ شٍ صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ

قٍ كٍ لٍ مٍ نٍ وٍ هٍ ءٍ يٍ ےٍ

دو پیش ـٌـ

اٌ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ

زٌ سٌ شٌ صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ

قٌ كٌ لٌ مٌ نٌ وٌ هٌ ءٌ يٌ ےٌ

تختی نمبر ۸ تنوین ونون ساکن

جس نون پر جزم (سکون) ہو اس کو نونِ ساکن کہتے ہیں. تنوین اور نونِ ساکن کی آواز یکساں ہوتی ہے جیسے بًا برابر ہے بَنْ کے

تًا	تَنْ	تٍ	تِنْ	تٌ	تُنْ
ثًا	ثَنْ	ثٍ	ثِنْ	ثٌ	ثُنْ
جًا	جَنْ	جٍ	جِنْ	جٌ	جُنْ
دًا	دَنْ	دٍ	دِنْ	دٌ	دُنْ

(مشق)

عَادًا	سَوْءٍ	قَرِيْبٌ	فَمَنْ
عَظِيْمٌ	كُنْ	مَرَضٌ	رَسُوْلٌ
شَيْئًا	غِشَاوَةٌ	غَاسِقٍ	هُدًى

تختی نمبر ۹ اِظْہَارْ

تنوین و نونِ ساکن کا قاعدہ ۱

حروف حلقی ۶ ہیں۔ ء ھ ع ح غ خ۔ تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف حلقی آویں تو نون کو ظاہر کر کے بلا غنہ کے جلد پڑھیں گے۔ اس کو اظہار کہتے ہیں۔

طَيْرًا اَبَابِيْلَ	نَارٌ حَامِيَةٌ
لِمَنْ خَشِيَ	مِنْ غَيْرِهٖ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا	مِنْهُ خِطَابًا
مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ	كُفُوًا اَحَدٌ

فَمَنْ عُفِيَ ۞ مِنْ اَخِيْهِ ۞ مِنْ اٰذَنَ

كِتَابٌ حَكِيْمٌ ۞ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞

تختی نمبر ۱۰ اِخْفَاءْ

تنوین ونونِ ساکن کا قاعدہ ۲

حروفِ اخفاء پندرہ ہیں ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف اخفاء آویں تو نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنا چاہیے (نوکِ زبان تالو سے ہٹا کر جیسے اردو میں پنکھا کے نون کو پڑھتے ہیں) اخفاء کی مقدار ایک الف ہے۔

اَنْتَ مُنْذِرٌ	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
كُنْتُ تُرٰبًا	يَتِيْمًا فَاٰوٰى
مَنْ دَخَلَهٗ	رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
نَارًا ذَاتَ	كُتُبٌ فِيْهِ

يَوْمَ يُنْفَخُ ۞ مَنْ طَغٰى ۞ فَتْحٌ قَرِيْبٌ

مَنْ ثَقُلَتْ ۞ اَنْزَلْنَا ۞ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تنوین ونون ساکن کے چار قاعدے ہیں ۱-اظہار، ۲-اخفاء، ۳-اقلاب، ۴-ادغام، باقی دو قاعدوں کا بیان تختی ۱۳ و ۱۴ میں ہے

تختی نمبر ۱۱ جزم ـ سکون

حروف قلقلہ ہیں ق ط ب ج د۔ (جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ ہے) جب ان پر جزم ہو تو ان کو پڑھتے وقت ان کے مخرج ٹکر کھا کر الگ ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی جزم والے حرف میں قلقلہ نہ ہوگا

اَبْ	اِبْ	اُبْ	جَبْ	جِبْ	جُبْ
بَجْ	بِجْ	بُجْ	سَدْ	سِدْ	سُدْ
قَطْ	قِطْ	قُطْ	جَقْ	جِقْ	جُقْ

امتحان

بَسْ	کِتْ	جِعْ	صَدْ	غُلْ	تَجْ
وَحْ	سَبْ	اِهْ	نَصْ	لَقْ	جُلْ

اسی طرح تمام حرفوں کو باری باری سب حرفوں سے ملانے کی زبانی طور پر مشق کرائیں۔

يَجْعَلْ ۞ لَقَدْ ۞ خَلَقْنَا ۞ اَطْعَمَنَا

نَقْعًا ۞ بُرُوْجْ ۞ مُحِيْطْ ۞ اِهْدِنَا

تختی نمبر ⑫ مشق سکون (جزم)

جس حرف پر جزم ـْ ہو اس کو پیچھے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔ ہمزہ ساکنہ کے پڑھنے میں جھٹکا ہوتا ہے۔

تَجْرِیْ	تَقْوٰی	یُغْنِیْ	نُشِرَتْ
رُفِعَتْ	یَنْقَلِبُ	لَیْسَ	حُشِرَتْ
یَعْلَمُ	سُطِحَتْ	یُوَسْوِسُ	یُسْقَوْنَ

وَ اَلْقَتْ ۔ اَفَلَا یَعْلَمُ ۔ اِذَا بُعْثِرَ

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۔ هَلْ

اَتٰىكَ ۔ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

اِقْرَاْ ۔ يُؤْتُوْنَ ۔ جِئْنَا ۔ يَاْمُرُوْنَ

تختی نمبر ⑬ تشدید ــّـ

۱؎ تشدید کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے۔ ۲؎ ن اور م پر تشدید ہو تو غنہ ہوگا۔ ۳؎ ناک میں تھوڑی دیر آواز کو روکنا غنہ کہلاتا ہے۔ ۴؎ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے جیسے : اَنْ نَ = اَنَّ

اَبَّ	اِبَّ	اُبَّ	اَبِّ	اِبِّ	اُبِّ
اَتَّ	اِتَّ	اُتَّ	اَتِّ	اِتِّ	اُتِّ
اِجَّ	اِجِّ	اِجُّ	اُجَّ	اُجِّ	اُجُّ
اَبَّا	اِبَّا	اُبَّا	اَبِّ	اِبِّ	اُبِّ
بَبٌّ	بِبٌّ	بُبٌّ	تَبًّا	تِبٍّ	تُبٌّ
جَبَّ	جِبَّ	جُبَّ	جَبِّ	جِبِّ	جُبِّ
فَعَّ	فَعَّا	كُوِّ	تَوَّا	سُجِّ	عَدَّ
حُضُّ	حَيَّ	عَلَيَّ	اِيَّاكَ	يَظُنُّ	ثُمَّ
	سُيِّرَتْ	سُعِّرَتْ	عُطِّلَتْ		

یہ چند مثالیں ہیں، باقی زبانی مشق کرائیں، ہر ایک حرف کو تمام حروف سے ملا کر امتحان لیتے رہیں

۱؎ پہلے تشدید کا نام یاد کرائیں اور اس کی شکل سمجھا دیں۔ ۲؎ پھر بتلا دیں کہ جس حرف پر تشدید ہو اس کو ہجے کرنے میں دو مرتبہ پڑھتے ہیں ایک بار پہلے حرف سے ملا کر اور ایک بار خود اسے۔

تختی نمبر ⑭ رائے ساکنہ و مُشدّدہ

جزم والی را کو رائے ساکنہ کہتے ہیں اور تشدید والی را کو رائے مشددہ کہتے ہیں۔ ۲ را پر زبر یا پیش ہو تو را پُر ہوگی زیر ہو تو باریک ہوگی ۳ رائے ساکنہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو را پُر ہوگی اور زیر ہو تو رائے ساکنہ باریک ہوگی۔ (باقی قواعد طریقہ تعلیم میں ملاحظہ ہوں)

اس سبق میں را کو پُر کر کے پڑھنا چاہئے

اَرْسَلْنَا ۔ قُرْاٰنُ ۔ يَغُرُّكَ ۔ رُبَمَا

رَءُوْفٌ ۔ مُسْتَقِرٌّ ۔ مَرَّةً ۔ بِرٌّ

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۔ اَمِ ارْتَابُوْا ۔ اِرْجِعِیْ

فِرْقَةٌ ۔ مِرْصَادًا ۔ قِرْطَاسٍ

اس سبق میں را کو باریک کر کے پڑھنا چاہئے

اُمِرْتُ ۔ مُنْهَمِرٍ ۔ وَاصْبِرْ

مِنْ شَرِّ ۔ بَرِّ ۔ بِرِّ ۔ دُرِّيٌّ

مُسْتَمِرٌّ ۔ ذُرِّيَّةً ۔ تُحَرِّمُ

تختی نمبر ۱۵ حروف قمری حروف شمسی

۱ الف لام اگر حروف قمری کے شروع میں ہوں تو صرف ل پڑھا جائے گا۔ الف کو نہ پڑھیں گے جیسے وَالْقَمَرِ۔ (حروف قمری ۱۴ ہیں (ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ء ی) ۲ الف لام اگر حروف شمسی کے شروع میں ہوں تو آ اور ل کو نہ پڑھیں گے بلکہ بعد والے حرف سے ملا کر پڑھیں گے جیسے والشمس (حروف شمسی بھی ۱۴ ہیں ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن)۔

حروف قمری	وَالْقَمَرِ ۔ وَالْيَتٰمٰى ۔ وَالْاَقْرَبِيْنَ
	مَا الْقَارِعَةُ ۔ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
حروف شمسی	اِذَا الشَّمْسُ ۔ كَانَ النَّاسُ
	يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ ۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

تختی نمبر ۱۶ لفظ اللہ کا قاعدہ

لفظ اللہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے ل کو پُر پڑھیں گے اگر زیر ہو تو لفظ اللہ کے ل کو باریک پڑھیں گے۔ (باقی ہر ل باریک ہوگا)

زبر	اِنَّ اللّٰهَ ۔ قَالَ اللّٰهُ ۔ سَمِعَ اللّٰهُ
پیش	حُدُوْدُ اللّٰهِ ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ ۔ خَلْقُ اللّٰهِ
زیر	بَلِ اللّٰهُ ۔ دِيْنِ اللّٰهِ ۔ اَمْرِ اللّٰهِ

تختی نمبر ۱۷ وقف کرنے کے قاعدے

وقف کے معنی ٹھہرنا یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح ٹھہرے

ایسے گول نشان ○ کو آیت کہتے ہیں۔ ۱۔ زبر، زیر، پیش، دو زیر، دو پیش پر وقف کرنا ہو تو آخری حرف پر جزم دے کر سانس توڑیں۔ اسی کو وقف کرنا کہتے ہیں۔ ۲۔ دو زبر پر وقف کرنا ہو تو ایک زبر کے ساتھ الف پڑھا جاتا ہے جیسے اَحَدًا سے اَحَدَا۔ ۳۔ گول تا (ۃ) پر وقف کرنا ہو تو وہ ہائے ساکنہ (ہْ) بن جاتی ہے جیسے جَارِیَۃٌ سے جَارِیَہْ۔ (تعوّذ اور تسمیہ کو زبانی یاد کرایا جائے۔)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ قُلْ هُوَ

اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ تُسْقٰى مِنْ

عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ○ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○

تختی نمبر ١٨ تشدید معہ تشدید

عِلِّيُّوْنَ	يَزَّكّٰى	يَذَّكَّرُ
مُزَّمِّلُ	مُدَّثِّرُ	عِلِّيِّيْنَ

تختی نمبر ١٩ مد کا بیان

① حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو مد متصل (مد واجب بمعنی اسم) ہوگا۔

② حروف مدہ کے بعد اگر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مد منفصل (مد جائز) ہوگا۔

③ حروف مدہ کے بعد والے حرف پر اگر جزم یا تشدید ہو تو مد لازم ہوگا۔
(ایک الف سے زائد کھینچ کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں۔

مد متصل	جَآءَ ۔ سِیْٓئَتْ ۔ سُوْٓءُ
مد منفصل	فِیْٓ اَمْرِنَا ۔ لَآ اِلٰهَ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا
مد لازم	آٰلْـٰٔنَ ۔ حَآجُّوْكَ ۔ وَالصّٰٓفّٰتِ *

* اس کے بجے ہدایت تختی نمبر ١٩ میں دیکھیے ،

تختی نمبر ۲۰ تشدید بعد حروف مدّہ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ فَاِذَا

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ○ فَاِذَا

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ وَاِذَا رَاَوْهُمْ

قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○

تختی نمبر ۲۱ حروف مقطّعات

الٓمّٓ	الٓمّٓصٓ	الٓر	الٓمّٓر	كٓهٰيٰعٓصٓ
طٰهٰ	طٰسٓمّٓ	طٰسٓ	يٰسٓ	صٓ
حٰمٓ	عٓسٓقٓ		قٓ	نٓ

تختی نمبر ۲۲ میم ساکن کے قاعدے

① ادغام شفوی:- میم ساکن کے بعد مَ آئے تو مَ کو مَ سے ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

② اخفاء شفوی:- میم ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا

③ اظہار شفوی:- میم ساکن کے بعد ب اور مَ کے علاوہ کوئی اور حرف بالخصوص و یا ف آئے تو مَ کو ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے۔ جیسے اردو میں ہم، تُم کی مَ

اِدغام شفوی

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ ○

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۔ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

اِخفاء شفوی

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ ۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

اِظہار شفوی

هُمْ فِيْهَا ۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ ۔ لَمْ يَلْبَسُوْٓا

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ۔ لَهُمْ اَجْرٌ

تختی نمبر ۲۳ اِقلاب

تنوین یا نون ساکن کا قاعدہ ۳

تنوین یا نون ساکن کے بعد بَ آئے تو نَ کو مَ سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے۔ اس کو اقلاب کہتے ہیں، ہجے مثلاً مَنْ بَخِلَ کے اس طرح ہوں گے (مَ۔ مَ زبر مَمْ۔ بَ زبر بَ۔ مَمْبَ خَ زیر خِ۔ مَمْبَخِ۔ لَ زبر ل۔ مَمْبَخِلَ

مِنْۢ بَخِلَ ۔ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ○

مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ ۔ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ○

مِنْۢ بَعْدِ ۔ مُطَهَّرَةٍۢ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ○

بِذَنْۢبِهِمْ ۔ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰى ۔

تختی نمبر ۲۴ اِدْغامِ یَرْمَلُوْن

تنوین یا نون ساکن کا قاعدہ

حروفِ ادغام ۶ ہیں ی ر م ل و ن۔ جن کا مجموعہ یَرْمَلُوْن ہے۔ تنوین یا نونِ ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آجائے تو لؔ اور رؔ کی صورت میں بغیر غنہ کے ملا کر پڑھیں گے۔ اس کو ادغام بلاغنہ اور ادغام تام بھی کہا جاتا ہے۔

الف۔ مشق ادغام بلاغنہ

اِدْغامِ ر

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ مِنْ رَّبِّكَ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

اِدْغامِ ل

مِنْ لَّدُنْهُ ۔ كُلٌّ لَّهٗ ۔ يَكُنْ لَّهٗ

رِزْقًا لَّكُمْ ۔ اُفٍّ لَّكُمْ ۔ مِنْ لَّبَنٍ

ب۔ مشق ادغام مع الغنۃ

تنوین یا نونِ ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے ی و م ن (یومن) دوسرے کلمہ میں آویں تو غنّہ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے (اس کو ادغام مع الغنۃ اور ادغام ناقص بھی کہتے ہیں)

اِدْغَامْ ی

خَيْرًا يَّرَهٗ ۔ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۔ مِنْ يَّوْمٍ

مَنْ يَّقُوْلُ ۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ۔ اَنْ يَّشَآءَ

اِدْغَامْ و

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۔ اِنْ وَّهَبَتْ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ ۔ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۔ مَنْ وُّعِدَ

اِدْغَامْ م

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۔ مِنْ مِّثْلِهٖ

اِدْغَامْ ن

مِنْ نَّبِيٍّ ۔ نُوْرًا نَّهْدِيْ ۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ

لِمَنْ نُّرِيْدُ ۔ فَمَنْ نَّكَثَ ۔ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

تختی نمبر ۲۵ رَسْمُ الْخَطِّ

رسم الخط یعنی لکھنے کا طریقہ ۔ قرآن پاک میں بہت جگہ آ، وٓ ، یٓ لکھے ہوئے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے ان پر نشان (×) بنا ہوا ہے ۔ نیچے کے نقشہ میں وہ الفاظ لکھ دیئے گئے ہیں ۔ لفظ اَنَا میں نون کے بعد کا الف کہیں پڑھا نہیں جائے گا ۔ اَنَ کی طرح پڑھیں گے جبکہ اس پر وقف نہ کریں ۔ ہر خانہ میں لکھنے کے طریقہ کے ساتھ پڑھنے کا طریقہ بھی درج ہے ۔

اَفَا۠ئِنْ مَّاتَ اَفَئِنْ مَّاتَ پ۴ ع۶ پ۱۷ ع۳	لَا۠اِلَى اللّٰهِ لَاِلَى اللّٰهِ پ۴ ع۸	اَنْ تَبُوْٓءَا۠ اَنْ تَبُوْٓءَ پ۶ ع۵
مِنْ نَّبَا۠ئِ مِنْ نَّبَئِ پ۷ ع۱۰	مَلَا۠ئِهٖ مَلَئِهٖ پ۹ ع۴ اور ۵ جگہ ہے	وَلَا۠اَوْضَعُوْا وَلَاَوْضَعُوْا پ۱۰ ع۱۳
ثَمُوْدَا۠ ثَمُوْدَ پ۱۲ ع۶ - پ۲۰ ع۱۶ - پ۲۷ ع۷	لِيَتْلُوَا۠ لِيَتْلُوَ پ۱۳ ع۱۰	لَنْ نَّدْعُوَا۠ لَنْ نَّدْعُوَ پ۱۵ ع۱۴
لِشَا۠یْءٍ لِشَیْءٍ پ۱۵ ع۱۱	لٰكِنَّا۠ لٰكِنَّ پ۱۵ ع۱۷	لَا۠اَذْبَحَنَّهٗ لَاَذْبَحَنَّهٗ پ۱۹ ع۱۷

لِيَرْبُوْا فِىْ	لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ	لِيَبْلُوْا
لِيَرْبُوَ فِىْ	لَاِلَى الْجَحِيْمِ	لِيَبْلُوَ
پ۲۱ ع۴	پ۲۳ ع۶	پ ع
تَبْلُوْا	بِئْسَ الْاِسْمُ	لَاْ اَنْتُمْ اَشَدُّ
تَبْلُوَ	بِئْسَ لِسْمُ	لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
پ ع	پ ع۱۴	پ ع
سَلٰسِلَاْ	قَوَارِيْرَاْ[۱]	مَلَاْئِهِمْ
سَلَاسِلَ	قَوَارِيْرَ	مَلَئِهِمْ
پ ع	پ ع	پ۱۱ ع۱۲

وَلَاْ اَنَاْ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ	مُوْسٰى	عِيْسٰى
وَلَاَنَ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ	مُوْسَا	عِيْسَا
پ۳۰ سورہ کافرون	پ (متعدد جگہ ہیں)	پ۳ ع۱۴

زَكٰوةَ	صَلٰوةَ	حَيٰوةِ	مِشْكٰوةِ
زَكَاتَ	صَلَاتَ	حَيَاتِ	مِشْكَاتِ
پ (متعدد جگہ ہیں)	پ۱ ع۱	پ۲	پ۱۸

✽ لفظ اَنَا پر اگر سانس ٹوٹے تو الف پڑھا جائے گا۔ لوٹا کر پڑھنے پر وہی اَنَ کی طرح پڑھیں گے۔

۱؎ اور قَوَارِیْرَا، پہلا سورۃ دھر میں اور لٰکِنَّا میں بھی الف وقف کی حالت میں پڑھا جاتا ہے۔

تختی نمبر (۲۶) علاماتِ وقف[1]

یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح کہاں ٹھہرے اور کہاں نہ ٹھہرے اس کے لئے نیچے لکھی ہوئی علامات قرآن مجید میں جگہ جگہ بنی ہوتی ہیں اس کے موافق وقف کرے۔

علامات	تشریح	علامات	تشریح
○	اس علامت کو آیت کہتے ہیں یہاں ٹھہرنا چاہئے۔	مع ؞ ؞	یہ معانقہ کی علامت ہے۔ دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں ان میں سے ایک جگہ ٹھہرے اور ایک جگہ ملا کر پڑھے۔
ۃ	یہ مثل ○ کے حکم کے ہے۔	قِف	یہاں ٹھہر جائے تو کوئی حرج نہیں۔
م	یہ وقف لازم کی علامت ہے، اس پر ٹھہرنا ضروری (اہم) ہے۔	صَلْ	یہاں بھی ٹھہر سکتے ہیں مگر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ط	وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہئے۔	صلے	یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر ہے	لا	یہ علامت کہیں آیت پر ہوتی ہے یہاں ٹھہرے یا نہ ٹھہرے مطلب نہیں بگڑتا اور جہاں عبارت کے درمیان "لا" ہو وہاں نہ ٹھہرے ورنہ مطلب بگڑ جائے گا۔
ز	یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی گئی ہے۔		
ص	یہاں ضرورت کے وقت ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔	س یا سکتة	یہاں تھوڑی دیر آواز بند کرے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
ق	یہاں ٹھہرنے میں کوئی حرج نہیں		
ك	اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھلی آیت میں جو علامت آچکی ہے وہی یہاں بھی ہے	وقفہ	یہاں سکتہ سے زیادہ آواز بند کرے اور سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

[1] جہاں کئی علامات ہوں تو اوپر والی پر عمل بہتر ہے۔ [2] آیت کے بیچ میں اگر سانس ٹوٹے تو اس کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرکے سانس توڑے پھر کچھ پیچھے سے لوٹا کر پڑھے۔

تختی نمبر ۲۷ اجرائے قواعد

جَزَآءً ، حَدَآئِقَ ، مَلٰٓئِكَةُ ، اُولٰٓئِكَ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ وَكُلُّ اَمْرٍ

مُّسْتَقِرٌّ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ؕ

سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ع

هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِ الَّذِىْ . اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ لَاتَحْمِلُ

رِزْقَهَا ۚ زلے اللّٰهُ يَرْزُقُهَا . وَلَاَجْرُ

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

فَذَكِّرْ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ . وَ

لِيَتَمَتَّعُوْا وقفہ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ وَ

لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ سکتۃ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ

كَلَّا بَلْ سکتۃ* رَانَ . وَقِيْلَ مَنْ سکتۃ* رَاقٍ ○

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى ج شَهِدْنَا

اَنْ تَقُوْلُوْا .

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ ج

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ○ ع

* دونوں جگہ ب اور م کو ر کے ساتھ ملا کر پڑھنا بھی درست ہے۔ اس صورت میں سکتہ نہ ہوگا۔ (بَرَّانَ ۔ مَرَّاقٍ)

تختی نمبر ۲۸ کلماتِ اسلام

ہدایت: بچوں کو اچھی طرح زبانی معہ ترجمہ یاد کرا دیے جاویں۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ اللہ کی ذات (ہر عیب سے) پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں

وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند عظمت والا ہے

کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

کلمہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ

کلمہ سید الاستغفار اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ
اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی
عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَکَ

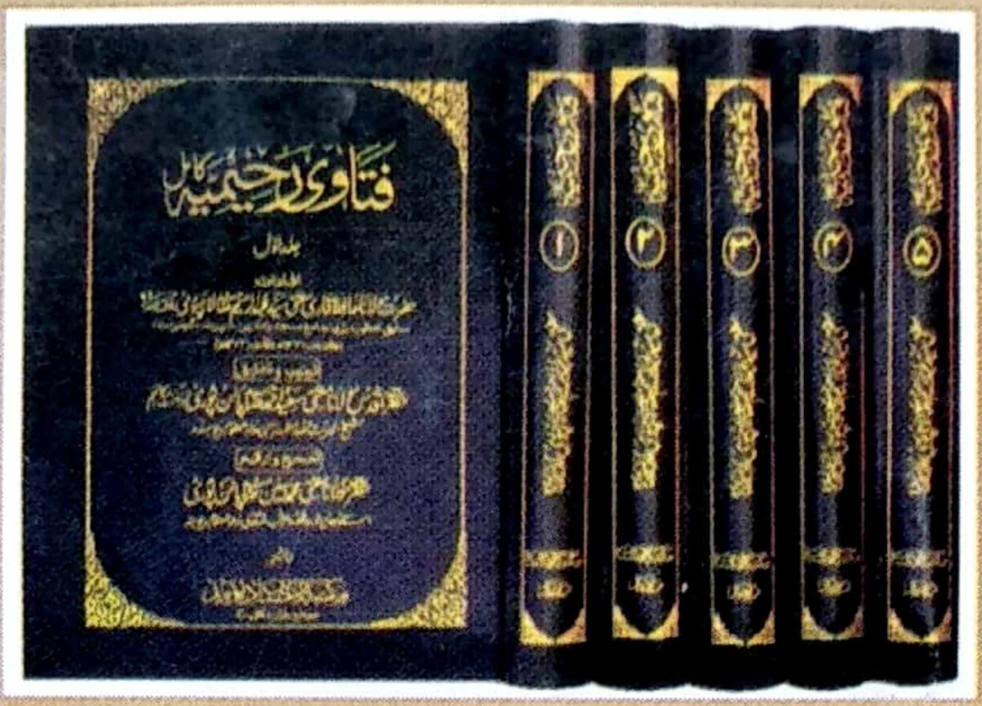
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ
لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ؕ

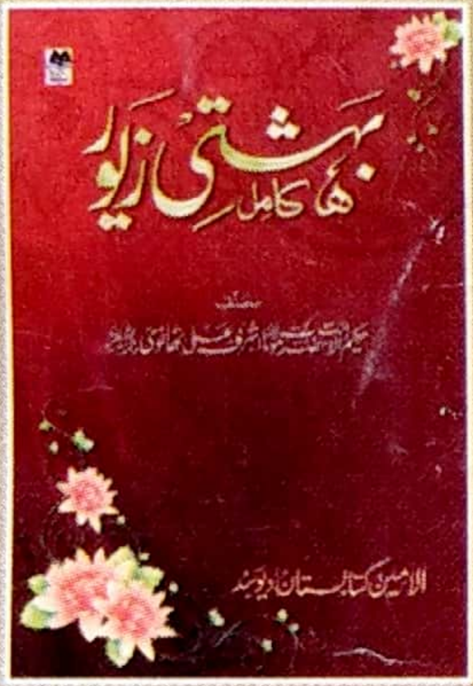
اِیمَانِ مُجمَل

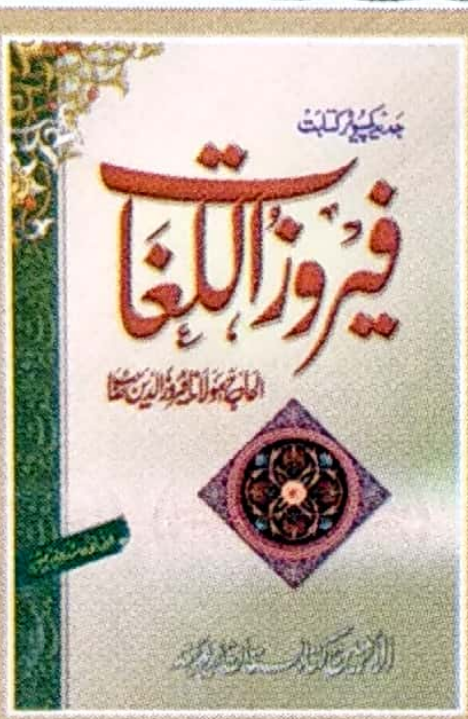
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ
وَ صِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ؕ

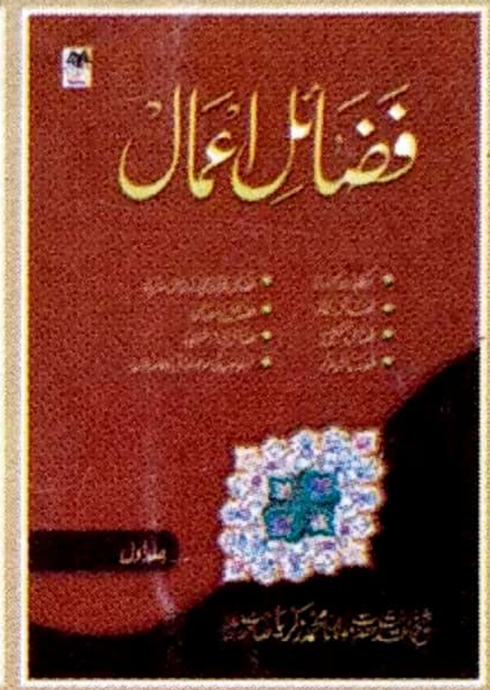
اِیمَانِ مُفَصَّل

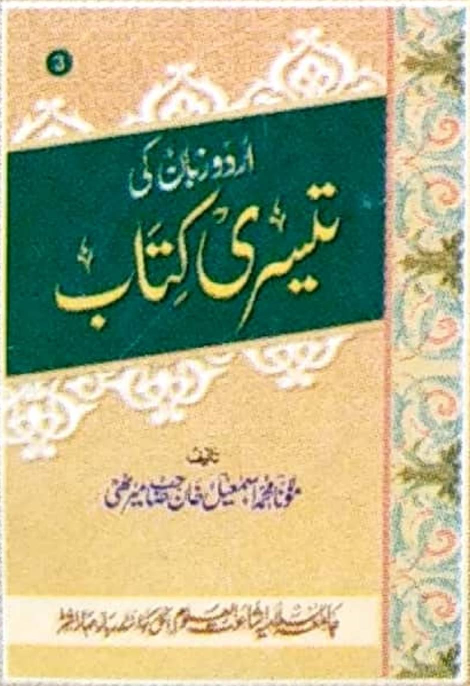
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

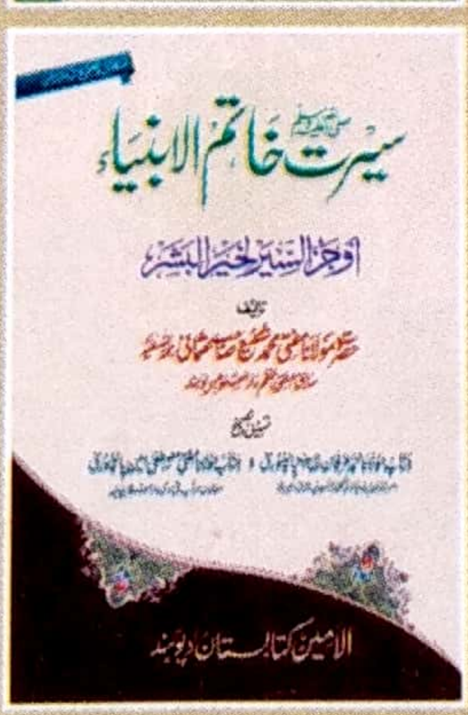

فتاوی رحیمیہ کامل

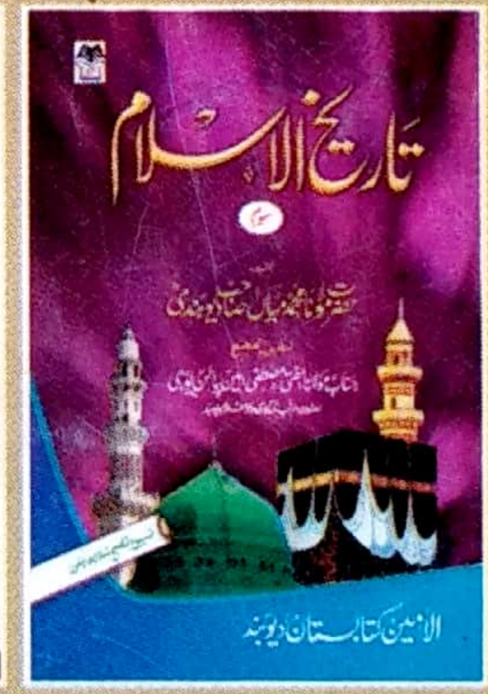

بہشتی زیور کامل


فیروز اللغات


فضائل اعمال


اردو زبان کی
تیسری کتاب


سیرت خاتم الانبیاء


تاریخ الاسلام